(27)

خُدا تعالیٰ سے دُعا کرنیکی توفیق مانگو

(فرمودہ ۱۷ر جنوری ۱۹۱۹ء)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-

"انسان کے لیے ایک کھُلا اور صاف رستہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمایا ہے۔ اور وہ رستہ ایسا ہے کہ جس پر چل کر انسان بلا روک ٹوک بلا خدشہ۔ بلا کسی قسم کی تکلیف اور دُکھ کے بلا ناامیدی کے اس مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ جس تک پہنچنا انسان کی پیدائش کا مقصد ہے، لیکن اگر اسے کوئی دقت پیش آتی ہے۔ اگر کسی مشکل سے سامنا ہوتا ہے تو وہ اس کے نفس سے پیدا ہوتی ہے۔ اسے ناکامی اس لیے نہیں ہوتی کہ خدا نے اسے رستہ غلط بتایا ہے۔ بلکہ اس لیے کہ وہ خود غلط رستہ پر چلتا ہے۔ وہ نامراد اس لیے نہیں رہتا کہ اس کے لیے عمدہ تدبیر نہیں۔ تدبیر تو ہے مگر وہ غلط تدبیر اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دکھ میں اس لیے نہیں پڑتا کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔ علاج ہے، لیکن وہ غلط علاج شروع کر دیتا ہے۔

اگر صحیح طریق اختیار کیا جائے تو کبھی ناامیدی نہیں ہو سکتی۔ پس کامیاب ہونے کے لیے صحیح راستہ کی تلاش کی جائے۔ اور وہ صحیح راستہ سوائے اس کے کہ خدا کے حضور ہی انسان گر جائے نہیں مل سکتا۔ کہتے ہیں دُعا مفید چیز ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ واقعی دُعا نہایت ہی عمدہ اور مفید چیز ہے مگر بعض دفعہ دُعا کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ انسان بارہا سمجھتا ہے کہ اس کا کوئی سہارا نہیں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان مشکلات سے گذر جائے مگر اس کو کوئی رستہ نظر نہیں آتا۔ وہ جانتا ہے کہ دُعا ایک کارگر چیز ہے مگر سستی اسے ادھر متوجہ نہیں ہونے دیتی۔ پس دُعا کے لیے بھی دُعا کی ضرورت ہے، جب انسان خدا کے حضور گر پڑے۔ تو اس کو دُعا کی توفیق مل جاتی ہے۔ کوئی کہے کہ جب دُعا کیلئے بھی دُعا کی ضرورت ہے تو جب وہ دُعا کے لیے دُعا کر سکتا ہے۔ تو اس مقصد کے لیے کیوں دُعا نہیں

کر سکتا۔ جو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسکے لیے یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر کام کے لیے ذرائع ہوتے ہیں۔ دُعا کے لیے جوش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جوش پیدا کرنے کے لیے زبان ہلانے کی ضرورت ہوتی ہے جب انسان اپنی زبان کو حرکت میں لاتا ہے تو اس کے دل میں ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سینہ کو کھول دیتا ہے اور یہی بات ہے جس کو ایاك نعبد و ایاك نستعین میں ادا کیا گیا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ پس جب انسان اپنی عبودیت کا اظہار کرتا ہے تو خدا کی مدد و نصرت اس کے شامل حال ہو جاتی ہے اور اسے درد اور اضطراب کے ساتھ دُعا کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور دُعا کرنے کی سچی توفیق بخشے۔ تاکہ ہم اس کے انعامات کے وارث ہو سکیں۔ اور ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف سے بچ جائیں۔"

(الفضل ۲۵ر جنوری ۱۹۱۹ء)